السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کشمیر کے موجودہ جہاد کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ فرض عین یا فرضِ کفایہ؟

ان جہادی گروہوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا ان کے ساتھ شامل ہونا شرعاً فرض ہے؟ 2

اگر کوئی ان کے ساتھ شامل ہونے کے بعد کسی بھی سبب سے الگ ہونا چاہے تو وہ گنہگار تو نہیں ہوگا؟ 3

کیا جہاد اور قتال میں کوئی فرق ہے؟ ایک عالم کہتے ہیں کہ جہاد فرضِ عین ہے، جبکہ قتال فرضِ کفایہ ہے۔ کیا ان کا موقف درست ہے؟ 4

ایک عالم کہتے ہیں کہ کسی نہ کسی تنظیم سے منسلک ہونا ضروری ہے۔ دوسرے عالم کا موقف یہ ہے کہ ان تمام فرقوں اور گروہوں سے الگ رہنا چاہیے۔ اور حوالہ یہ دیتے ہیں: ((فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّهَا)) ''ان تمام گروہوں سے الگ رہو۔'' 1 اب آپ بتائیں کس کا موقف درست ہے؟ 5

(ابو الحسین، جامعہ اَبی ہریرہ، رینالہ خورد، ضلع اوکاڑہ)

صحیح بخاری کتاب الفتن باب کیف الامر اذالم تکن جماعة 1

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جہاد فرض عین ہے بحسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا} [البقرة ۲ ۲۸۶] [''اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''] جہادِ کشمیر بھی جہاد میں شامل ہے، 1...: حافظ سعید صاحب امیر، حافظ عبدالسلام صاحب بھٹوی، پروفیسر ظفر اقبال صاحب، امیر حمزہ صاحب، حافظ عبدالغفار صاحب اعوان، حافظ عبدالرحمن صاحب مکی اور ان کے کئی ایک ساتھی۔ حفظهم اللہ تبارک وتعالیٰ۔ اپنے اپنے گھروں میں رہ کر مقبوضہ کشمیر میں جائے بغیر ہی جہاد والا فرض عین ادا کر سکتے ہیں تو کوئی دوسرا اس طرح جہادی فرض عین کیوں ادا نہیں کر سکتا؟

''بس یہ جہادی گروہ ہیں، جو بر و تقویٰ کے کام کریں ان میں ان کا تعاون فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ} [المآئدة: ۵ ۲] [''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو۔ 2

ان جہادی گروہوں میں سے کسی ایک میں شامل ہونے کی فرضیت کتاب و سنت سے ثابت نہیں، اور نہ ہی کوئی جہادی گروہ اپنے اندر لوگوں کی شمولیت کو فرض گردانتا ہے، لہٰذا کسی سبب سے علیحدگی انسان کو گنہگار نہیں بناتی۔ 3

عالم موصوف کا موقف درست ہے۔ 4

دوسرے عالم کا موقف ((فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّهَا)) 1 [''ان تمام گروہوں سے الگ رہو۔''] درست ہے، البتہ اتنی بات یاد رکھنی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ((فاعتزل تلک الفرق کلها)) فرمایا ہے۔ ((فَاعْتَزِلْ مِلَّةَ الْإِسْلَامِ وَأَحْكَامَهَا)) [''دین اسلام اور اس کے احکام سے الگ رہو۔''] نہیں فرمایا۔ اس لیے کسی تنظیم میں رسمی شمولیت کے بغیر بر و تقویٰ کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانا اور ان سے تعاون کرنا ضروری ہے۔ کما تقدم فی الرقم الثانی ۲۵ ۲ ۱۴۲۱ھ 5

بخاری الفتن کیف الامر اذالم تکن جماعة 1

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02 ص 673

محدث فتویٰ